سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

کمانڈر ہیڈ کوارٹر کلکتہ اور دیگران

بنام

کیپٹن بپلا بیندرا چندا

5 نومبر 1996

[بی۔پی۔جیون ریڈی اور سہاس سی۔سین، جسٹسز]

ملازمت قانون:

پنشن۔ڈیفنس میں کمیشنڈ آفیسر۔ مئی 1982 میں ریٹائرڈ۔اس وقت موجود قواعد کے مطابق، پنشن کے مقصد کے لئے صرف دو تہائی پری کمیشنڈ سروس کو شمار کیا جاتا تھا اور پنشن حاصل کرنے کے لئے اہلیت ملازم کی کم از کم مدت فراہم کی جاتی تھی۔اپیل کنندہ کو پنشن کے لئے نااہل پایا گیا۔قواعد میں 1.1.1986 سے ترمیم کی گئی اور پنشن کے مقاصد کے لئے مکمل پری کمیشنڈ مدت کو مدنظر رکھا گیا۔نظر ثانی شدہ قواعد کے تحت فائدہ کے لئے دعوی کیا گیا۔ 1.1.1986 سے نافذ العمل نظر ثانی شدہ قواعد کو سابقہ طور پر نافذ نہیں کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کو نظر ثانی شدہ قواعد کی بنیاد پر پنشن کے لئے سابقہ طور پر اہل نہیں بنایا جاسکتا ہے۔

ریاست مغربی بنگال بنام رتن بہاری دے [1993] 4 ایس سی سی 62 پر انحصار کرتے تھے۔

ڈی ایس ناکارا اور دیگران بنام یونین آف انڈیا، [1983] 2 ایس سی آر 165 اور ایم۔سی۔ ڈھنگرا بنام یونین آف انڈیا اور دیگران، (1996) 7 ایس سی سی 564 ممتاز۔

کرشنا کمار اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگر، (1990) 4 ایس سی سی 207 اور انڈین ایکس سروسز لیگ اور دیگران وغیرہ بنام یونین آف انڈیا اور دیگران وغیرہ، (1991) 1 ایس سی آر 158، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14172 آف 1996۔

1992 کے ایف۔ایم۔اے۔ٹی۔نمبر 2419 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 6.7.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی جانب سے پی۔پی۔ملہوترا، وسیم اے۔قادری اور محترمہ انیل کٹیار شامل ہیں۔

جواب دہندگان کے لئے بیجن گھوش۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

دونوں فریقوں کا وکیل سنا۔

اجازت دے دی گئی۔

اس اپیل کو کلکتہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف ترجیح دی جاتی ہے جس میں اپیل کنندگان کے ذریعہ ترجیح دی گئی رٹ اپیل کو مسترد کر دیا گیا تھا۔جواب دہندہ ایک کمیشنڈ افسر تھا۔وہ 18 مئی 1982 کو ریٹائر ہوئے۔اس وقت نافذ العمل قواعد کے مطابق، پری کمیشنڈ سروس کے صرف دو تہائی کو پنشن کے فوائد حاصل کرنے کے لئے کوالیفائنگ سروس میں شمار کرنے کی اجازت تھی۔پنشن کے اہل ہونے کے لئے کوالیفائنگ سروس کی کم از کم مدت بھی فراہم کی گئی تھی۔مذکورہ قاعدے کی بنیاد پر مدعا علیہ کو پنشن دینے کے

لئے نااہل پایا گیا اور اس کے مطابق اسے کوئی پنشن نہیں دی گئی۔تقریباً چار سال بعد، چوتھے پے کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر کوالیفائنگ سروس سے متعلق قواعد (یکم جنوری، 1986 سے نافذ العمل) میں تبدیلی کی گئی۔ان قواعد کی خصوصیات میں سے ایک یہ تھی کہ پنشن کے فوائد حاصل کرنے کے لئے ضروری کوالیفائنگ سروس پر کام کرنے کے لئے مکمل پری کمیشنڈ سروس کو شمار کیا جانا تھا۔دوسرے لفظوں میں، اگر چہ پہلے اہلیت اور پنشن کی مقدار کا تعین کرنے کے لئے پری کمیشنڈ سروس کے صرف دو تہائی کو شمار کیا جاتا تھا لیکن یکم جنوری 1986 سے نافذ العمل ہونے والے قواعد کے مطابق پوری پری کمیشنڈ سروس کو شمار کیا جا سکتا تھا۔مدعاعلیہ نے مذکورہ نئے قواعد یا نظر ثانی شدہ قواعد کی بنیاد پر پنشن دینے کا دعویٰ کیا، جیسا کہ انہیں کہا جا سکتا ہے۔اس سے انکار کر دیا گیا جس کے بعد انہوں نے ایک رٹ پٹیشن کے ذریعہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔فاضل سنگل جج نے ڈی ایس ناکارا اور دیگر کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے رٹ پٹیشن کی منظوری دے دی۔یونین آف انڈیا، [1983] 2 ایس سی آر 165، جس کے حکم کی ڈویژن بنچ نے توثیق کی ہے۔

ہماری رائے ہے کہ ڈی ایس ناکارا کے تناسب کا یہاں کوئی اطلاق نہیں ہے۔ڈی ایس ناکارا ایک ہی طبقے کی تشکیل کرنے والے اور ایک ہی قواعد کے تحت چلنے والے پنشنرز کے درمیان امتیازی سلوک کی ممانعت کرتا ہے۔اس معاملے میں یہ کہا گیا تھا کہ لبرلائزڈ پنشن رولز میں کٹ آف کی تاریخ کے طور پر متعین تاریخ کا انتخاب من مانے طریقے سے کیا گیا تھا۔یہاں ایسا نہیں ہے۔ مدعاعلیہ کو کوئی پنشن نہیں دی گئی کیونکہ وہ اپنی ریٹائرمنٹ کی تاریخ پر نافذ قواعد کے مطابق اس کا اہل نہیں تھا۔یکم جنوری 1986 سے نافذ العمل نئے اور نظر ثانی شدہ قواعد (اس معاملے کے مقصد کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جو قواعد یکم جنوری 1986 سے نافذ العمل ہوئے ہیں وہ نئے قواعد تھے یا صرف نظر ثانی شدہ یا لبرلائزڈ قواعد تھے)۔ایسے معاملے میں مدعاعلیہ کو ان قواعد کی بنیاد پر پنشن کے لئے اہل نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں پنشنرز کے درمیان امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے جو اسی طرح واقع تھے۔مدعاعلیہ کی دلیل کو قبول کرنے کے بہت دلچسپ نتائج برآمد ہوں گے یہاں تک کہ ایک شخص جو بہت پہلے ریٹائر ہو چکا تھا وہ بھی 1986 کے قواعد کی بنیاد پر پنشن کا اہل ہو جائے گا۔یہ نہیں ہو سکتا۔

ڈی ایس نکارا میں فیصلہ درحقیقت اس عدالت کے بعد کے دو آئینی بنچ کے فیصلوں کرشنا کمار اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگران، (1990) 4 ایس سی سی 207 اور انڈین ایکس سروسز لیگ اور

دیگران وغیرہ بنام یونین آف یونین اور دیگران وغیرہ (1991) 1 ایس سی سی 158 کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ ہر ایک رینک کے لیے ضمیمہ 'اے'، 'بی' اور 'سی' واضح طور پر نا قابل قبول ہے اور نکارا کے فیصلے سے نہیں نکلتا۔" ہم اس سلسلے میں ریاست مغربی بنگال بنام رتن بہاری دیو، (1993) 4 آئی سی سی 62، درج ذیل اثر سے اس عدالت کے دوسرے فیصلے میں مشاہدات کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں:

"... یہ ریاست یا کارپوریشن کے لئے کھلا ہے، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے، یکطرفہ طور پر خدمت کی شرائط کو تبدیل کرنا۔ ٹرمینل فوائد کے ساتھ ساتھ پنشن کے فوائد بھی خدمات کی شرائط تشکیل دیتے ہیں۔ آجر کے پاس تنخواہوں اور/ یا پے اسکیل کے ساتھ ساتھ ٹرمینل فوائد/ پنشن کے فوائد پر نظر ثانی کرنے کا بلا شبہ اختیار ہے۔ تنخواہ وں یا ٹرمینل پر نظر ثانی کی تاریخ کا تعین کرنے کا اختیار مذکورہ اختیارات کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ جب تک اس تاریخ کو معقول طریقے سے متعین کیا جاتا ہے، یعنی اسی طرح کے افراد کے درمیان امتیازی سلوک کیے بغیر، عدالت کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے، اس سلسلے میں ریاست کے اختیار کی وضاحت کرنے کا اختیار جس سے وضع کردہ یا ترمیم شدہ قواعد وضوابط، جیسا کہ معاملہ ہو، لاگو ہوں گے، بلا شبہ نافذ العمل ہوں گے۔ ایک تاریخ کو ممکنہ طور پر اور سابقہ طور پر بھی واضح کیا جا سکتا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا تاریخ کا نسخہ غیر معقول ہے یا امتیازی ہے۔ چونکہ ہم نے پایا ہے کہ اس معاملے میں تاریخ کا نسخہ نہ تو من مانی ہے اور نہ ہی غیر معقول ہے، اس لیے امتیازی سلوک کی شکایت ناکام ہونی چاہیے۔

مدعا علیہ کے وکیل نے ایم سی ڈھنگرا بنام یونین آف انڈیا اینڈ دیگر، (1996) 7 ایس سی سی 564 اس عدالت کے حالیہ فیصلے پر بھروسہ کیا۔ لیکن یہ بھی ایک ایسا معاملہ تھا جہاں پنشنرز کے ایک ہی طبقے کے درمیان فرق کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ لہٰذا مذکورہ فیصلہ مدعا علیہ کے بچاؤ میں نہیں آسکتا۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، اس اپیل کی اجازت ہے۔ فاضل واحد جج کے فیصلے کی توثیق کرنے والے ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ کی جانب سے دائر کی گئی رٹ پٹیشن خارج کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

آر۔ پی۔

درخواست مسترد کر دی گئی

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document